تبصرے

محمد رسول اللہ | مترجمہ مولانا عبیدالرحمٰن صاحب عاقل رحمانی۔ تقطیع خورد ضخامت ۹۲ صفحات، کتابت طباعت اور کاغذ بہتر قیمت ۸ ر پتہ:۔ کتابستان پوسٹ بکس ۳۱۶۴ بمبئی نمبر ۳

یہ کتاب مشہور انگریز مصنف ٹامس کارلائل کی کتاب "ہیرو اینڈ ہیرو ورشپ" کے ایک باب کا اردو ترجمہ ہے جو مصنف نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ کارلائل بڑی حد تک غیر متعصب اور وسیع النظر عالم ہونے کے باوجود عیسائی تھا۔ اس بنا پر سیرت پر لکھتے وقت اس کا نقطہ نظر یقیناً وہ نہیں ہوسکتا جو ایک مسلمان کا ہونا چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مضمون میں موصوف کے قلم سے متعدد باتیں ایسی نکل گئی ہیں جن کو ایک مسلمان کبھی اپنی زبان پر بھی نہیں لاسکتا، تاہم اس لحاظ سے یہ ضرور قابلِ قدر ہے کہ بحیرا راہب کا واقعہ، اسلام کا بزور شمشیر پھیلنا، کیا اسلام شہوت پرستی سکھاتا ہے" وغیرہ متعدد مسائل جن کا متعصب اور بدباطن عیسائی اور مشنری مصنفوں نے یورپ کے دورِ گذشتہ میں اسلام کے خلاف نفرت پھیلانے کی غرض سے نہایت ناپاک اور مکروہ پروپیگنڈہ کیا تھا۔ ان سب کی تردید خود اُن کے ہی ایک ہم مذہب کی زبان سے جو علم و فضل میں ان لوگوں سے کہیں زیادہ ہے۔ نہایت مؤثر اور پرزور طریقہ پر ہوجاتی ہے۔ اس مضمون میں بعض مقامات پر کارلائل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اس محبت بھرے انداز میں کیا ہے کہ اس کے مسلمان ہونے کا شبہ ہونے لگتا ہے۔ بلکہ ایک جگہ تو یہاں تک لکھدیا ہے۔

"اسلام یہ ہے کہ ہم تمام حکومتیں صرف اللہ کو سونپ دیں، صرف اسی پر اعتقاد رکھیں . .
. . . . جرمنی کا سب سے بڑا شاعر گوئٹے کہتا ہے کہ "اگر اسلام یہی

جو اوپر مذکور ہوا تو پھر ہم سب مسلمان ہیں۔ بلا شبہ ہر وہ شخص جو فاضل اور شریف الخلق ہو وہ مسلمان ہے" (صلا)۔

جن انگریزی خوانوں کے دماغ عیسائی مصنفین کی کتابیں پڑھنے سے مسموم ہو چکے ہوں ان کو کم از کم کارلائل کی کتاب کا یہ باب ضرور پڑھنا چاہئے۔ ترجمہ سہل اور بامحاورہ ہے البتہ ص ۳۲ پر برتری کی جگہ "برتریت" درست نہیں ہے۔

تاریخ اسلام | حصہ دوم بنی امیہ۔ از شاہ معین الدین احمد صاحب ندوی تقطیع کلاں ضخامت ۴۷۰ صفحات کتابت وطباعت اور کاغذ بہتر قیمت سے روپیہ پتہ:۔ دار المصنفین اعظم گڈھ

یہ کتاب تاریخ اسلام کا دوسرا حصہ ہے جو بنو امیہ کی صد سالہ تاریخ (از ۴۱ھ تا ۱۳۲ھ) پر مشتمل ہے۔ اس میں خلفاء بنی امیہ کے حالات وسوانح۔ ان کے سیاسی اور تمدنی کارنامے۔ اندرونی اور بیرونی شورشیں۔ جنگی فتوحات۔ اور ذاتی عادات وخصائل کا مفصل بیان ہے۔ عہد بنی امیہ کی تاریخ اس لئے حد درجہ پیچیدہ اور مبہم ہے کہ اس عہد میں مسلمانوں میں مختلف سیاسی پارٹیاں قائم ہو چکی تھیں جن میں باہمی شدید رقابت تھی اور جو ایک دوسرے کے خلاف برے سے برے نقائص اور عیوب کی نشر واشاعت کو اپنے مقصد کی تکمیل کا ذریعہ سمجھتی تھیں۔ شعراء کا کلام اور زبانی حکایتیں تو الگ رہیں۔ ان لوگوں نے اس سلسلہ میں وضع احادیث تک میں دریغ نہیں کیا۔ پھر چونکہ تصنیف وتالیف کا باقاعدہ آغاز بنو عباس کے عہد میں ہوا ہے جو بنو امیہ کے خلاف نفرت وعداوت کے شدید جذبات رکھتے تھے۔ اس بنا پر جو تاریخیں اس زمانہ میں لکھی گئی ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان میں بنو امیہ کی اصلی اور سچی تصویر بڑی مشکل سے ہی نظر آسکتی ہے۔ تاہم زیر تبصرہ کتاب کے لائق مولف نے انھیں کتابوں کی مدد سے واقعات کو مرتب کیا ہے اور اعتدال پر قائم رہنے کی کوشش کی ہے پھر بھی کہیں کہیں کسی اموی خلیفہ کی بے جا حمایت کا اظہار ہو گیا ہے۔ مثلاً سلیمان بن عبد الملک نے محمد بن قاسم، موسیٰ بن نصیر اور اس کے بیٹے عبد العزیز اور قتیبہ بن مسلم کے ساتھ جو غیر شریفانہ سلوک کیا تھا